رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ؛ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

خطبہ نمبر ۸

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ ”

سہ ماہی ۷ ”

ماہوار ۲½ ”

بروز جمعہ

۷ رجمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ✤ ۱۶ امان ۱۳۳۰ھش ✤ ۱۶ مارچ ۱۹۵۱ء ✤ نمبر ۶۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ مارچ - نواب عبداللہ خان صاحب کی طبیعت دو دن سے خدا کے فضل سے بہتر ہے دل کی کمزوری بھی کم ہے اور عام طبیعت بھی اچھی ہے احباب سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

ولادت مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب آف شیخوپورہ کو اللہ تعالٰے نے ۲۴ فروری ۱۹۵۱ء کو ایک لڑکی عطا فرمائی ہے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ”مبارکہ بیگم“ رکھا ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰے مولودہ کو لمبی اور صالح عمر دے اور سلسلہ و خاندان کے لئے نافع وجود بنائے - مولودہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کی نواسی ہے

ایرانی مجلس نے تیل کی صنعت کو قومی ملکیت بنانیکی سفارشات منظور کرلیں

طہران ۱۵ مارچ - آج ایرانی مجلس نے تیل کمیٹی کے اس فیصلے کی تصدیق کردی کہ تیل کی صنعت کو قومی ملکیت بنالیا جائے - مجلس کے فیصلے کے مطابق تیل کمیٹی ابھی دو مہینے تک اور کام کرے گی - اور قومی ملکیت بنانے کے سلسلے میں تفصیلی تجاویز تیار کرے گی - مجلس کے اس فیصلے کا مجلس کے اندر اور باہر انتہائی گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا ہے اس کمیٹی کے ۱۸ ممبر تھے - اور اس نے اینگلو ایرانین آئل کمپنی سے سمجھوتے کی میعاد بڑھانے سے انکار کر دیا تھا -

آج برطانی سفیر مقیم طہران کو اپنی حکومت کی طرف سے ایک مراسلہ موصول ہوا ہے - جس میں کہا گیا ہے کہ اینگلو ایرانین کمپنی کے متعلق کمیٹی کے فیصلوں کا حکومت نہایت تشویش سے مطالعہ کر رہی ہے اور معینہ میعاد سے پہلے کوئی نئی پابندی عاید نہیں کی جاسکتی - البتہ حکومت مساوی منافع کی بنیادوں پر نئی گفتگو کے لئے تیار ہے

لاہور - ۱۵ مارچ - پاکستان ٹائمز کے بورڈ آف ڈائرکٹرز نے اخبار کے ایڈیٹر مسٹر فیض احمد فیض کو حکومت کے خلاف تخریبی سرگرمیاں کرنے کی وجہ سے فوری طور پر برطرف کر دیا ہے

مسئلہ کشمیر کے حل میں تاخیر خطرناک نتائج پیدا کریگی

کراچی - ۱۵ مارچ - آج یہاں امریکی نائب وزیر خارجہ نے اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا - اگر مسئلہ کشمیر کو معرض تاخیر میں ڈال دیا گیا اور بغیر کسی حل کئے چھوڑ دیا گیا - تو اسکے نتائج نہایت ہی خطرناک ہوں گے - آپ نے کہا میرے خیال میں مسئلہ کشمیر کے متعلق موجودہ قرارداد کو ترمیم شدہ شکل قبول کر لینا چاہیئے - آپ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ پاکستان و افغانستان کی مشترکہ کانفرنس کے متعلق امریکہ کو کوئی جواب موصول نہیں ہوا - اور نہ امریکہ نے ہندوستان کو پختونستان کی حمایت سے روکا ہے - آپنے اسبات کی تردید کی کہ امریکہ نے پاکستان سے فوجی اڈے مانگے ہیں -

کراچی - ۱۵ مارچ - آج یہاں ایک بیان میں پیرزادہ عبدالستار نے کہا کہ کپاس پر برآمدی محصول لگانے کے متعلق حکومت پاکستان کی پالیسی ٹھیک رہی ہے اس سے ایک طرف تو تاجروں کو بیرونی وعدے پورے کرنے کا موقع ملے گا - اور دوسری طرف کاشتکاروں کو مناسب معاوضے ملنے لگے ہیں - آپ نے کپاس کی پیداوار کو ۲۰ لاکھ گانٹھوں تک پہنچانے کی تلقین کی

کراچی - ۱۵ مارچ - موتمر عالم اسلامی کے ۲ نمائندے مسٹر سعید رمضان اور مسٹر اکرام اللہ آج یہاں سے قاہرہ کے لئے روانہ ہو گئے - تاکہ مراقش کے حالات کا جائزہ بچشم خود کر سکیں -

کراچی - ۱۵ مارچ حکومت سندھ نے ٹریکٹرول کے ذریعے زمین کی کاشت کا تجربہ کرنے کے لئے ۴۴

تبت کے کمیونسٹوں کے تحت آجانے کے نتائج

لندن ۱۵ مارچ - لندن ٹائمز نے نیپال اور تبت کے مستقبل پر ایک افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے - جس میں لکھا ہے کہ اگر تبت کمیونسٹ اثر کے ماتحت آگیا - تو خطرہ ہے کہ ہندوستانی سرحد کے ایک اہم حصے کے ساتھ ساتھ نیپال سکیم اور بھوٹان میں ایک ایسی منگولی قبتی نسلی تحریک ابھر آئے گی - جو جنوب کے مقابلے پر شمال کو ترجیح دیگی اگر دلائی لامہ اور مشرقی تبت کے چینی حملہ آوروں کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو گیا - تو کمیونسٹوں کو موقع مل جائے گا - کہ وہ تبت کی جنوبی سرحد تک پہنچ جائیں - جہاں سے وہ نیپال اور پڑوس کے علاقوں کی تخریبی تحریکوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے - جبتک نیپال کی آبادی کے اہم طبقے اپنے حکمرانوں کو غیر ملکی سمجھتے رہیں گے - نیپال میں گڑبڑ ممکن رہیگی -

یوگوسلاویہ پر سوویٹ بلاک کے بڑھتے ہوئے دباؤ سے حکومت اطالیہ کو تشویش

روم - ۱۵ مارچ - اطالیہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ یوگوسلاویہ پر سوویٹ یونین کی طفیلی مملکتوں کا امکانی حملہ حکومت اطالیہ کے لئے باعث تشویش ہے - لہذا وہ برطانیہ - امریکہ اور فرانس سے گہرا رابطہ رکھے ہوئے ہے - روم میں محسوس کیا جارہا ہے کہ بلقانی ریاستوں کی موجودہ صورت حال امن یوروپ کے لئے زبردست خطرہ بنی ہوئی ہے - گو یوگوسلاویہ اور اٹلی کی قدیم رقابت کی وجہ سے حکومت اطالیہ نے اس تشویش کا اظہار بڑے محتاط الفاظ میں کیا ہے - تاہم بلغاریہ - رومانیہ ہنگری کی زبردست فوجی طیاریاں اور یوگوسلاویہ پر حملہ کے روز افزوں امکانات اٹلی کے لئے بے حد تشویش کا باعث بنے ہوئے ہیں - یہ اطلاع بعض نیم سرکاری خبر رساں ادارے نے دی ہے اس نے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اگر یہ حکومتیں ۱۹۴۷ء کے معاہدہ صلح کے خلاف ورزی کرتے ہوئے دوبارہ اسلحہ بندی کر رہی ہیں - تو اٹلی بھی اس معاہدہ کی پابندیوں سے دستبردار ہو جائے گا -

آج عورتوں نے بھی ووٹ ڈالے

لاہور ۱۵ - جنوری - آج پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے سلسلے میں جو ۱۰ مارچ سے شروع ہیں لاہور کی عورتوں نے پہلی دفعہ ووٹ ڈالے - ان میں سے ہر ایک تین ووٹ تھے - ایک لاہور کی اندرونی نشست برائے خواتین کے لئے اور ۲ حلقہ ۱ اور ۲ کی مقامی اور عام نشستوں کے لئے - موخرالذکر دونوں حلقوں میں ووٹنگ کل بھی جاری رہے گی - آج ممدوٹ ولا سے دعویٰ کیا گیا کہ ان دونوں حلقوں سے جناح عوامی مسلم لیگ کے چاروں نمائندوں نے مسلم لیگی نمائندوں سے بہت زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں - اور جناح عوامی مسلم لیگ کی امیدوارہ باجی رشیدہ بیگم سلمیٰ تصدق حسین سے ۵۰۰ ووٹ زیادہ حاصل کریں گی - اس وقت تک جو غیر سرکاری اطلاعیں آرہی ہیں - ان سے پتہ چلا ہے کہ ایوان اسمبلی میں اکثریت لیگ ہی کی ہوگی - اسکے دس ممبر تو پہلے ہی بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں - آج ملتان کی بارہ نشستوں میں سے ۹ میں مسلم لیگی امیدواروں کو زیادہ ووٹ ڈالے گئے - جہلم کے دو حلقوں میں جناح عوامی مسلم لیگ کے امیدواروں نے زیادہ ووٹ حاصل کئے - آج خان ممدوٹ نے سیالکوٹ کے حلقے سے خواجہ محمد صفدر سے ۲۳۰۰ ووٹ زیادہ حاصل کئے

کراچی - ۱۵ مارچ - ریلوے کے ۱۵ افسروں کا ایک وفد ڈیزل - اور بجلی کے انجنوں کو چلانے اور دیگر متعلقہ امور کی تربیت کے لئے امریکہ جارہا ہے جو وہاں ۲ ماہ تک رہے گا -

۱۵۴۴ ہزار ایکڑ زمین حاصل کی ہے -

ابتدائی اور اعلیٰ طبی تعلیم کے لئے وظیفے

لاہور ۱۵ مارچ - کل ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب کی صدارت میں کونسل آف ڈفرن فنڈ پنجاب برانچ کی انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ایم بی بی ایس کلاس کی گیارہ طالبات کو ۵۰ - ۵۰ روپیہ ماہوار کے وظائف عطا کئے گئے - ایک وظیفہ دایہ گری اور دو وظیفے خواتین کو ڈسپنسری کی ٹریننگ دلانے کے لئے منظور ہوئے - مس فاطمہ جناح کے عورتوں اور بچوں کے ہسپتال فنڈ کے لئے ۳ ہزار روپیہ سالانہ کی امدادی گرانٹ دیگئی سال ۱۹۵۱ء کے لئے ایک سو روپیہ کی ایک گرانٹ مشن ہسپتال میری آباد ضلع شیخوپورہ کے لئے منظور کی گئی متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ہر سال ایم - بی - بی ایس کلاس کی طالبات کو ۸ وظائف لیڈی ہیلتھ وزٹر کے لئے ۴ وظائف دایوں کے کورس کے لئے ۵ وظائف اور ۸ دیگر وظائف دیئے جایا کریں گے -

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
۱۶ مارچ ۱۹۵۱ء

بدامنی پھیلانے والے عناصر

ملک وقوم کے خلاف جس سازش کا انکشاف وزیر اعظم لیاقت علی خان نے اپنے بیان میں کیا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں فوج کے بعض ذمہ دار افسر بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ہم نے الفضل میں لکھا تھا کہ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ کہ اس نے ایسی شنیع سازش کو بیشتر اس کے کہ اس کی وجہ سے ملک وقوم کو کوئی نقصان پہنچتا طشت از بام کر دیا۔ اور پاکستان ایک عظیم تباہی سے بچ گیا۔ ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ کسی ملک کی حکومت میں تشدد کے ذریعہ ردو بدل کرنا ایک پرلے درجہ کا غیر اسلامی فعل ہے۔ اور کوئی سچا مسلمان اس کی تائید نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی حکومت اس کو برداشت کر سکتی ہے۔

ایسے جرائم جو ایک ملک کے ملک کو تباہی میں ڈالنے والے ہوتے ہیں نہایت ہی سنگین ہوتے ہیں اور ہر ملک کے قانون میں ان کے مرتکب ہونے والوں کے لئے سخت سے سخت سزا رکھی گئی ہے۔

حکومت کے ایک ترجمان کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت نے اس معاملہ کی تفتیش کے لئے چیدہ سول پولیس بھی مقرر کی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ پولیس اور ملٹری محکمہ اس سازش کی جڑ کا پورا پورا کھوج لگانے میں جلد کامیاب ہو جائے گی۔ اور مجرم جرم ثابت ہونے پر جلد کیفر کردار کو پہنچ جائیں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۱۵۰ اشخاص پر سازش میں حصہ لینے کا شبہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دوران تفتیش میں یہ دائرہ وسیع ثابت ہو۔ ابھی تک کسی سیاسی لیڈر کا تعلق ظاہر نہیں ہوا۔ ترجمان نے "ہندوستان ٹائمز" کے اس بیان کو شرمناک جھوٹ سے تعبیر کیا ہے۔ کہ سازش کسی معاہدہ کے خلاف تھی جو حکومت پاکستان نے امریکہ سے مخفی طور پر کشمیر میں فوجی اڈوں کے متعلق کیا ہے۔ ہندوستان ٹائمز کی یہ محض شرارت ہے۔ جس سے اس کی غرض حکومت پاکستان کو بدنام کرنا ہے۔ ترجمان نے اس کی پرزور تردید کی ہے۔

ہم نے پہلے بھی الفضل میں عرض کیا ہے اور اب بھی عرض کرتے ہیں کہ بعض ذاتی اغراض کے پیش نظر جو لوگ حکومت کو ہر وقت کوستے رہتے ہیں۔ اور اس پر جا و بیجا حملے کرتے رہتے ہیں اور حکومت کا وقار عوام کے دلوں میں کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو اس سے عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔ اور آئندہ ایسے کام سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

حکومت کے ارکان کوئی فرشتے نہیں ہیں کہ وہ کبھی غلطی نہ کریں۔ مگر ان کی غلطیوں کو بڑھا چڑھا کر ایسا رنگ دینا جس سے عوام کے دلوں میں حکومت کے خلاف نفرت کے جذبات ابھریں۔ کسی کے لئے صحت مندانہ رویہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ حکومت کی غلطیوں کی طرف توجہ نہ دلائی جائے۔ بے شک دلائی جائے۔ مگر اس کا انداز تخریبی نہیں ہونا چاہیئے بلکہ تعمیری ہونا چاہیئے۔ حکومت کا وقار عوام کے دلوں سے کم ہونے سے ملک میں لاقانونی کا دور دورا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے ملک میں جہاں عوام کی طرف سے لاقانونی کا خطرہ ہو دشمنوں کی سازشوں کا پھولنا پھلنا آسان ہوتا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ملک میں بدامنی پھیلانے والے تمام عناصر کا مضبوط ہاتھ سے قلع قمع کرے۔

ملک میں کسی نوعیت کی بے اطمینانی پھیلانا یقیناً خطرناک ہوتا ہے۔ ارباب حکومت کا فرض ہے کہ جہاں بھی اور جس صورت میں بھی اس بیماری کے جراثیم دیکھیں فوراً ان کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہر شورش کرنے والے عنصر کو خواہ وہ کسی نوعیت کی ہو پوری طاقت کے ساتھ دبا دے حکومت کا حق ہی نہیں بلکہ فرض ہے کہ وہ ملک میں امن کے قیام کے لئے اپنی ہر طاقت کا استعمال کرے۔ ملک میں بعض حلقے اسلام کے نام پر سخت انتشار پھیلا رہے ہیں۔ ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کو حدود کے اندر رکھنے کے لئے حکومت کو اپنی انتظامی طاقتوں سے پورا پورا کام لینا چاہیئے۔ یہی منافرت بڑھتے بڑھتے ملک میں بدامنی کی آگ سلگا دیتی ہے۔ اور ایسی فضا نشو ونما دے سکتی ہے۔ جس میں سازش وغیرہ امراض کے جراثیم پرورش پاتے ہیں۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ ملک میں آجکل اشتراکی لٹریچر بہت پھیل رہا ہے۔ جہاں تک اشتراکی نظریہ کا تعلق ہے۔ ہم خدا کے فضل سے اس کی غلطیاں واشگاف کر سکتے ہیں۔ مگر جو لٹریچر عام ہو رہا ہے۔ وہ نظریاتی نہیں بلکہ روسی امپریلزم کی حمایت میں ہوتا ہے۔ اس میں روس کو مزدوروں کا نجات دہندہ ثابت کیا جاتا ہے۔ اور اس قسم کے اشارے بھی کئے جاتے ہیں کھلے الفاظ میں ترغیب دلائی جاتی ہے۔ کہ روس ہر وقت ہر ملک کے مزدوروں اور کسانوں کی مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ یہ پروپیگنڈا نہایت خطرناک ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ایسے پروپیگنڈا کو روکے

ہم حکومت کو یقین دلاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اصولاً اور اعتقاداً ملک میں نظم ونسق کے قیام کی حامی ہے۔ اور ایسی ہر حرکت کو جو ملک میں بدامنی پھیلانے والی ہو نہ صرف نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ بلکہ اس کے قلع قمع میں حکومت کا ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر جائز مدد دینے کو ہر وقت تیار ہے۔ اور وہ اس کے لئے کسی اجر کی خواہشمند نہیں ہے۔ وہ اسکو اپنا فرض منصبی سمجھتی ہے۔ اور اسلام کا یہی تقاضا ہے۔

فاش غلطیاں

مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے ارکان اور ہمدردوں میں سے بہت سے ایسے لوگ بھی ہوں گے۔ جو واقعی مخلص ہیں اور دل سے اسلام کی فتح چاہتے ہیں۔ ہمارا خطاب صرف ان ہی سے ہے مودودی صاحب کو مامور من اللہ ہونے کا دعوے نہیں ہے۔ اور نہ کوئی ان کا ساتھی یا ہمدرد ان کو مامور من اللہ سمجھتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ غلطیاں کر سکتے ہیں۔

مودودی صاحب نے اپنی دانست کے مطابق حکومت الٰہیہ کے قیام کا ایک نظریہ پیش کیا ہے اور یہ دعوے کیا ہے۔ کہ یہ نظریہ اسلام کے مطابق ہے۔ ہم الفضل میں آپ کے نظریہ کی بے بنیادی اسلامی اصولوں کی روشنی میں واضح کرتے رہتے ہیں۔ ہماری نیت نیک ہے۔ ہمیں نہ تو مودودی صاحب سے کوئی ذاتی عناد ہے۔ اور نہ اسلامی جماعت سے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ مودودی صاحب کے مغالطوں کو واشگاف کیا جائے۔ تاکہ مسلمان ان کے برے نتائج سے محفوظ ہو جائیں۔ اس کے سوا ہماری اور کوئی غرض نہیں ہے۔ اس لئے جب ہم ان کی غلطیاں دکھاتے ہیں۔ تو واجب تھا کہ خود مودودی صاحب اور ان کے ساتھی ٹھنڈے دل سے ان پر غور کرتے۔ تاکہ اگر ہماری باتیں درست ہوں۔ تو وہ اپنی اصلاح کر سکیں۔ اور اگر ہم غلطی پر ہیں تو ہماری غلطی دکھائیں۔

اس کے بجائے ہم نے دیکھا ہے۔ کہ مودودی صاحب کے ترجمان ہماری باتوں کو بڑی نخوت اور غرور سے ٹھکرا دیتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ ہمارے اعتراضات کا جواب سیدھی طرح سے دیں۔ ہماری آواز کو "مرزائی مرزائی" کے احراری قسم کے شور وغوغا میں دبا دینا چاہتے ہیں یا طنز وتمسخر پر اتر آتے ہیں۔ یہ ایک سخت لادینی مرض ہے۔ جس میں مودودی صاحب کے ترجمان مبتلا ہیں۔

یہ ایسے مسائل ہیں جو اسلام کے مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ہو سکتا ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اسلام کو صحیح سمجھا ہو۔ مگر ہم نے جہاں تک ان کی تصنیفات کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمیں یہی احساس ہوا ہے۔ کہ آپ جس انداز سے اسلام کو پیش کر رہے ہیں وہ سرتاپا لادینی ہے۔ اور اسلام کی ترقی میں سد سکندری بن رہا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ بعض محبان اسلام کی مخلصانہ جدوجہد کو غلط راستہ پر ڈال کر ان کی طاقت ضائع کر رہے ہیں۔ موجودہ انتخابات میں ان کا ایک سیاسی پارٹی بنا کر حصہ لینا خواہ بظاہر کتنا ہی دیندارانہ نظر آتا ہو بنیادی طور پر غیر اسلامی ہے۔ اور اس میں نمایاں ناکامی ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ سراسر اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔ اور ایک ایسے ملک میں جس میں اکثر اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ سیاسی رنگ میں صالح اور غیر صالح کے امتیاز پر انتخابات لڑنا خاص کر جہاں بہت سے فرقے ہوں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو ہی صالح سمجھتا ہو۔ ایسی تفریق ہے کہ جو ایک عظیم فساد کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔

ہم صرف ان لوگوں سے جو واقعی اسلام کی فتح کے خواہشمند ہیں سوال کرتے ہیں کہ کیا جو طریق کار مودودی صاحب نے خاص کر انتخابات میں اختیار کیا ہے۔ اس کی واضح ناکامی بظاہر نہیں کرتی۔ کہ اگر یہ روپیہ اور یہ جدوجہد جو ایسے فضول کام میں ضائع کی گئی ہے۔ اگر سیدھی طرح تبلیغ اسلام میں صرف کی جاتی۔ تو نہ صرف اسلام بلکہ پاکستان کے لئے بھی مفید ہوتا۔

چند افراد کو گرد جمع کر کے یہ دعوے کرنا کہ ہم صالح قیادت لانے کی کوشش کر رہے ہیں غیر متوازن فکر کی نشانی ہے۔ صالح قیادت اگر کوئی ایسی دستیاب ہو جائے۔ صرف صالح لوگوں ہی میں قائم ہو سکتی ہے۔ اسلام میں اصل چیز انفرادی تقوے ہے۔ یہی درخت ہے جس کو اجتماعی صالحیت کا پھل لگتا ہے۔

بکائن کے درخت پر چند آم لٹکا دینے سے آم کا درخت نہیں بن جاتا۔ بلکہ آم صرف آم کے درخت کو لگ سکتے۔

افسوس تو یہ ہے کہ مودودی صاحب عام طور پر اس حقیقت کو جانتے ہیں۔ لیکن جب بھی کوئی عملی قدم اٹھاتے ہیں تو فاش غلطی کرتے ہیں۔ اور اپنے ساتھ جماعت کے مخلصین کو بھی لے گرتے ہیں۔ تقسیم سے پہلے آپ نے مسلمانوں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم ۳ پر)

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۸

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں کامیاب اور شاندار جلسہ کرنے کی توفیق بخشی

اگر احباب اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرلیں تو دشمن کی شرارتیں سب بے کار ہوکر رہ جائینگی

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
دوستوں کی اطلاع کے لئے میں یہ

اعلان کرنا چاہتا ہوں

کہ نماز جمعہ کے ساتھ ہی میں عصر کی نماز بھی جمع کرکے پڑھاؤں گا۔ تاکہ دوست گاڑی میں جاسکیں۔ اور ان کی عصر کی نماز خراب نہ ہو۔ دوسرے مجھے بھی کل سے گلے میں شدید درد ہے۔ اور بار بار نمازوں کے لئے باہر آنا میرے لئے مشکل ہے اور امام کی بیماری میں بھی نمازوں کا جمع کرنا جائز ہوتا ہے جلسہ تو ہمارا کل ختم ہوگیا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ہمیں اس سب سے پہلے موقعہ پر

اللہ تعالیٰ کا شکر

ادا کرنا چاہیئے جس نے ایسی خطرناک سردی کے ایام میں جبکہ بعض جگہ پندرہ پندرہ بیس بیس اموات محض سردی کی وجہ سے ہوگئی ہیں۔ ہمیں ایسا کامیاب جلسہ عطا کیا۔ اور ہزاروں ہزار آدمیوں کو توفیق عطا فرمائی کہ وہ تکلیف اٹھاکر یہاں آئیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کی باتیں سنیں۔ یہ توفیق بھی چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی میسر آتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور اس کی حمد کرتا ہوں کہ وہی اپنے بندوں کا والی اور ان کا متکفل ہے۔ یہ بھی

اللہ تعالیٰ کا احسان

ہے کہ باوجود اس کے کہ میرا گلا شدید ماؤف تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی کہ میں تقریریں کرسکا۔ اور نہ صرف تقریریں کرسکا۔ بلکہ میری آواز بہت اونچی اور بلند تھی۔ اور اس میں گزشتہ سالوں سے بھی زیادہ طاقت پائی جاتی تھی۔ گو اس میں ایک ٹرک (Trick) بھی تھا کہ میں نے مصنوعی دانت لگا رکھے تھے (بیماری کی وجہ سے میں نے اپنے بعض دانت نکلوائے ہوئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دانتوں سے ہوا نکل کر آواز کو کمزور کر دیتی ہے) مجھے عام طور پر دانت لگانے کی عادت نہیں صرف کھانا کھاتے وقت لگایا کرتا ہوں۔ لیکن اس دفعہ میں نے فیصلہ کیا کہ دانت لگا کر تقریر کروں اور اس کا آواز پر اچھا اثر پڑا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ اس نے اس بات کی توفیق عطا فرمائی۔ اور

ہمارا جلسہ

بخیر و خوبی اختتام پذیر ہؤا۔ اس وقت مجھے منتظم صاحب لاؤڈ سپیکر (قاضی عزیز احمد صاحب) کی طرف سے رقعہ ملا ہے کہ عبدالمجید صاحب نیلا گنبد محمود احمد صاحب اچھرہ اور ممتاز احمد صاحب سیالکوٹ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے۔ جنہوں نے لاؤڈ سپیکر کا نہائت اچھا انتظام رکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ واقعہ میں دعا کے مستحق ہیں۔ مجھ سے کئی اور لوگوں نے بھی بیان کیا کہ اس دفعہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ایسا اچھا تھا۔ کہ خود بخود ان لوگوں کے لئے دل سے دعا نکلتی تھی۔ مستورات نے بھی بتایا کہ ان کی طرف آواز ایسی صاف آتی تھی کہ دل سے دعا نکلتی تھی۔ غرض اس دفعہ

لاؤڈ سپیکر کا انتظام

ایسا غضب کا تھا کہ حیرت آتی ہے۔ بعد میں تو مجھے شرم آئی۔ لیکن بہرحال ایک بات ایسی ہوئی جس کے متعلق میرا خیال تھا کہ بہت کم لوگوں نے سنی ہوگی۔ مگر لاؤڈ سپیکر نے وہ بات بھی دوسروں تک پہونچا دی۔ دوست جانتے ہیں کہ میرے گلے میں سوزش رہتی ہے۔ اور چائے کا گھونٹ گھونٹ پینے سے وہ سوزش کم ہوجاتی ہے۔ میں تقریر کررہا تھا کہ سٹیج والوں نے میرے سامنے چائے کی پیالی رکھی۔ میں نے چکھی تو وہ پھیکی تھی چونکہ لمبی تقریر میں ضعف بھی ہوجاتا ہے۔ اور ضعف کا علاج میٹھا ہے۔ حتیٰ کہ جب مریض بالکل ہی دم بہ لب ہو تو اسے گلوکوز کے ٹیکے کئے جاتے ہیں۔ اور کئی اس سے اچھے ہوجاتے ہیں۔ اس لئے میں نے انہیں کہا کہ چائے پھیکی ہے اس میں اور میٹھا ملاؤ۔ انہوں نے پھر اس میں نہائت قلیل مقدار میں میٹھا ڈالکر میرے سامنے چائے لا رکھی۔ میں نے اسے چکھا تو وہ پھر بھی پھیکی تھی۔ میں نے انہیں دوبارہ توجہ دلائی تو انہوں نے پھر دو ماشہ کھانڈ اور ڈال دی۔ جب تیسری دفعہ چکھنے پر بھی وہ چائے مجھے پھیکی معلوم ہوئی۔ تو میں نے مذاقاً چائے کے نگرانوں سے آہستہ سے کہا کہ اگر میٹھا نہیں ملتا تو میرے گھر سے منگوالیں۔ جب میں تقریر کے بعد واپس گیا۔ تو میری ایک بیوی مجھے کہنے لگیں کہ آپ نے یہ کیا کہا تھا کہ اگر میٹھا نہیں ملتا تو میرے گھر سے منگوالیں۔ حالانکہ یہ بات میں نے اتنی آہستہ کہی تھی کہ میں سمجھتا تھا کہ سٹیج پر بیٹھنے والے بھی اسے نہیں سن سکے ہوں گے۔ مگر

لاؤڈ سپیکر کے کمال

کی وجہ سے یہ بات عورتوں کے جلسہ گاہ میں بھی پہونچ گئی بلکہ انہوں نے تو بتایا کہ آپ جب چائے پی کر پیالی پرچ میں رکھتے تھے۔ تو اس کی کھٹ کی آواز بھی ہمیں پہونچ جاتی تھی۔ غرض بہت ہی اعلےٰ درجہ کا انتظام تھا۔ مائیکروفون کی شکل بھی بتا رہی ہے۔ کہ یہ بہت اعلےٰ درجہ کا لاؤڈ سپیکر ہے۔ کیونکہ یہ اوروں سے بڑا ہے۔ میرے خیال میں آئندہ ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اسی قسم کا یا اگر آئندہ زیادہ اچھی ایجادات ہوجائیں۔ تو زیادہ بہتر قسم کا لاؤڈ سپیکر منگوایا جائے۔ تاکہ تقریروں کی آواز ہر شخص تک برابر پہونچتی رہے۔ بہرحال میں دوستوں سے بھی کہتا ہوں کہ ان کے لئے دعا کریں۔ اسی طرح

ایک اور دوست

جو مانگٹ اونچے کے رہنے والے ہیں انہوں نے دعا کے لئے رقعہ لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ان کا جوان لڑکا دوست محمد اچانک فوت ہوگیا ہے دوست انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں ایسا کامیاب اور شاندار جلسہ کرنے کی توفیق بخشی۔ اور امید کرتا ہوں کہ دوست بھی شکریہ کے طور پر اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کریں گے۔ اگر وہ اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرلیں۔ تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ دشمن کی شرارتیں سب بے کار ہوکر رہ جائیں گی۔

(خطبہ جمعہ سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ دوران اعلان میں حضور نے جماعت کو اس کی ایک غلطی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-)

ہماری جماعت میں لڑکیوں کے ناموں کے متعلق

ایک غلطی

ہو رہی ہے جو مشرکانہ ہے۔ اور جس کی اصلاح نہائت ضروری ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ غلطی کیوں ہو رہی ہے۔ اگر دوسروں میں یہ غلطی ہو تو اس قدر افسوس پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی اسلام سے دور ہیں۔ لیکن ہم لوگ تو وہ ہیں جو اسلام کو خوب سمجھتے ہیں پھر ہمارے اندر وہ نقص کیوں پیدا ہو۔ ہماری ایک بہن کا نام مبارکہ بیگم ہے۔ اور ایک کا نام امۃ الحفیظ۔ ایک بہن جو چھوٹی عمر میں ہی

فوت ہو گئی تھی۔ اس کا نام عصمت تھا۔ اسی طرح ایک دوسری بہن کہ وہ بھی چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئی تھی۔ اس کا نام شوکت تھا۔ گویا سوائے

ایک بہن کے اور کسی کے نام میں خدا تعالیٰ کا نام نہیں آتا۔ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے وابستگی کی وجہ سے ہمارے خاندان کے لڑکوں کے ناموں میں احمد کا نام آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نہیں آتا۔ پس مجھے بُرا لگا کہ خدا تعالیٰ کا نام ہمارے خاندان کے ناموں میں سے جاتا رہے۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا۔ کہ آئندہ

لڑکیوں کا نام

میں امۃ کے نام پر رکھا کروں گا۔ تاکہ خدا تعالیٰ کا نام ہمارے گھروں میں قائم رہے۔ چنانچہ ہمارے خاندانوں میں سے جو لوگ مجھ سے اپنی لڑکیوں کا نام رکھواتے ہیں۔ میں ہمیشہ امۃ کے ساتھ ان کے نام رکھتا ہوں۔ اور جنہوں نے یہ نام نہیں رکھوانا ہوتا۔ وہ مجھ سے پوچھتے ہی نہیں بہرحال جب وہ پوچھتے ہیں۔ میں ہمیشہ اصرار سے

امۃ کے لفظ کے ساتھ

ان کی لڑکیوں کا نام رکھتا ہوں۔ یہ قدرتی بات ہے۔ کہ جس خاندان کا تعلق سلسلہ کے بانی کے ساتھ ہو۔ اس کی طرف لوگوں کی نظریں اٹھتی ہیں۔ اور وہ بھی انہی کے طریق پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ہماری جماعت میں عام طور پر لڑکیوں کے نام امۃ کے لفظ کے ساتھ رکھے جاتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک فیشن ہو گیا ہے۔ کہ لڑکیوں کا نام امۃ اللہ یا امۃ العزیز یا امۃ الحفیظ وغیرہ رکھا جائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ بڑی مبارک بات ہے۔ اور جتنی بڑھے اتنی ہی اچھی بات ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے۔ کہ بعض دفعہ حقیقت کو نظر انداز کر کے بغیر سوچے سمجھے نام رکھ دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ مشرکانہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس جلسہ میں تین لڑکیاں ایسی معلوم ہوئیں: جن کے

نام مشرکانہ تھے

ان میں سے ایک تو راولپنڈی کی تھی اور دو بعض اور مقامات کی۔ ان میں سے کسی کا نام امۃ البشیر تھا۔ اور کسی کا نام امۃ الشریف۔ حالانکہ بشیر اور شریف خدا تعالیٰ کا نام نہیں۔ انہوں نے غالباً یہ سمجھا۔ کہ امۃ کے لفظ سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ حالانکہ امۃ کے لفظ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ جو اس لفظ کے ساتھ لگائی جائے۔ مثلاً امۃ الحی نام ہو سکتا ہے۔ امۃ الباری نام ہو سکتا ہے۔ امۃ المصور نام ہو سکتا ہے۔ امۃ اللہ نام ہو سکتا ہے۔ امۃ الرب نام ہو سکتا ہے۔ امۃ الرحمٰن نام ہو سکتا ہے۔ امۃ الرحیم نام ہو سکتا ہے۔ مگر امۃ العالمگیر یا امۃ الجہانگیر یا

امۃ الشاہ جہان نام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ انسانوں کے نام ہیں۔ خدا کے نام نہیں۔ اور لونڈی مسلمان عورت خدا کی ہوتی ہے۔ انسان کی نہیں۔ بہرحال اس دفعہ تین نام ایسے پکڑے گئے۔ جو مشرکانہ تھے۔ اور جن سے ہماری جماعت کے

دوستوں کو بچنا چاہیئے

کیونکہ ان ناموں سے وہ خدا تعالیٰ کی لونڈیاں نہ رہیں۔ آدمی کی لونڈیاں بن گئیں۔ اور یہ جائز نہیں۔ اگر امۃ اللہ نام رکھا جائے۔ تو یہ جائز ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کسی اور صفت کے ساتھ امۃ کا لفظ لگا کر نام رکھا جائے۔ تو یہ جائز ہوگا۔ لیکن یہ جائز نہیں ہوگا۔ کہ کسی آدمی کے نام کے ساتھ خواہ وہ کتنا بڑا ہو۔ امۃ کا لفظ لگا کر اپنی کسی لڑکی کا نام رکھ دیا جائے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ مجھ سے جب کوئی ہمارے خاندان کا آدمی لڑکی کا نام پوچھتا ہے۔ تو میں اصرار کر کے امۃ کے ساتھ اس کا نام رکھتا ہوں۔ بلکہ اب چونکہ

ہمارے خاندان میں

بہت سے بچے ہو گئے ہیں۔ اور بعض دفعہ پہلے نام ہی دوبارہ رکھنے پڑتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر ماں باپ اصرار کر کے نئے نام کی فرمائش بھی کریں۔ تو میں رد کر دیتا ہوں۔ کہ اگر مجھ سے نام رکھوانا ہے۔ تو میں اللہ تعالیٰ کا نام ضرور بیچ میں لاؤں گا۔ یہ نئے نام کی خواہش بھی ایک بدعت ہے۔ عربوں میں تو یہ رواج تھا۔ کہ باپ کا نام بھی عبداللہ ہے۔ بیٹے کا نام بھی عبداللہ ہے۔ اور پوتے کا نام بھی عبداللہ ہے۔ اگر اس طرح ایک خاندان میں ایک ایک نام کے کئی بچے بھی ہوں۔ تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں اور اسی طرح ہم اللہ تعالیٰ کے نام کے استعمال کو بڑھا سکتے ہیں۔

میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے بیٹے کی وفات

ربوہ ۳/۱۴ ۵۱ میاں عبدالرحیم احمد صاحب بی اے کی ایک تار بنام صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مظہر ہے۔ کہ ان کا بیٹا زبیر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ زبیر احمد جناب مولوی علی احمد صاحب ایم۔اے کا پوتا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور سیدہ امۃ الحی مرحومہ کا نواسہ اور عزیزہ مکرمہ امۃ الرشید کا بیٹا تھا۔

دو بہنوں کی پیدائش کے تقریباً آٹھ سال کے بعد پیدا ہوا۔ تقریباً گیارہ ماہ عمر پائی۔ شکل بے حد پیاری اور رشد و سعادت کے آثار چہرہ سے ظاہر تھے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ ماں باپ کو صبر اور نعم البدل عطا کرے

عبدالوہاب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور

تحریک جدید کا انیسواں [19] مطالبہ۔ دُعا

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

"ایک اور چیز جو باقی رہ گئی ہے جو سب کے متعلق ہے۔ گو غرباء اس میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔ دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں۔ آخر دنیاوی سامان ہی ہیں اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی۔ اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے مگر اسے میں نے آخر میں رکھا ہے اور وہ دُعا کا خانہ ہے۔

دعا کی تاکید

وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں وہ خاص طور پر دُعا کریں۔ کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کے کاموں میں برکت دے۔ ہماری فتح ظاہری سامان سے نہیں بلکہ باطنی سامانوں سے ہوگی۔

چالیس مومن جو دنیا کو فتح کر سکیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر چالیس مومن بھی کھڑے ہو جائیں تو وہ ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو کچھ نہیں کر سکتے وہ یہی دُعا کرتے رہیں کہ خداوند کریم چالیس مومن پیدا کر دے۔ ایسے چالیس مومن جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔

لولے لنگڑے اور مریض

پس وہ لولے لنگڑے اپاہج جو دوسروں کے کھلانے سے کھاتے ہیں۔ جو دوسروں کی امداد سے پیشاب پاخانہ کرتے ہیں اور وہ بیمار اور مریض جو چارپائیوں پر پڑے ہیں اور کہتے ہیں کاش! ہمیں بھی طاقت ہوتی اور ہمیں بھی صحت ہوتی۔ تو ہم بھی اس وقت دین کی خدمت کرتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے دین کی خدمت کا موقع پیدا کر دیا ہے۔ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور چارپائیوں پر پڑے پڑے خدا تعالیٰ کا عرش ہلائیں تاکہ کامیابی اور فتحمندی آئے۔

اَن پڑھ اور کند ذہن

اور پھر جو اَن پڑھ اور نہ صرف اَن پڑھ بلکہ کُند ذہن ہیں۔ اور اپنی اپنی جگہ کڑھ رہے ہیں۔ کہ کاش ہم بھی عالم ہوتے کاش ہمارا بھی ذہن رسا ہوتا۔ اور ہم تبلیغ دین کے لئے نکلتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کا بھی خدا ہے جو اعلیٰ درجہ کی عبارت آرائیوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ دل کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے سیدھے سادے طریق سے دعا کریں تو خدا تعالیٰ ان کی دعا کو سنے گا۔

اور ان کی مدد کرے گا۔ پس وہ لوگ جو مجبوری اور معذوری کی وجہ سے کسی مطالبہ کو پورا کرنے میں حصہ نہیں لے سکتے ہیں۔ میں نے ایسی تجویز بتائی ہے کہ اس میں وہ سب شریک ہو سکتے ہیں۔

نہایت اہم اور ضروری تجویز

اور یہ سب سے زیادہ ضروری تجویز ہے کہ وہ جو چارپائیوں پر پڑے ہوئے اپاہج ہیں۔ وہ جن کے ذہن رسا نہیں۔ وہ جو بیمار اور کمزور ہیں۔ وہ جو قید میں پڑے ہیں۔ وہ جو مصائب اور تکالیف اور مشکلات میں گرفتار ہیں۔ وہ سب جو کام کرنا چاہتے ہیں مگر نہیں کر سکتے۔ وہ اس تجویز پر عمل کریں۔ اور اس طرح وہ کام کرنے والوں سے ثواب حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس دل ہی تھا وہ ہم نے پیش کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ ضرور ان کے دل کی قدر کرے گا۔ اور انہیں ایسا ہی اجر دیگا جیسا کہ کام کرنے والوں کو دیگا۔

ادعیہ ضروریہ

دوست یہ دعائیں کثرت سے پڑھا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ اور رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

جب تک یہ فتنے ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ یہ دعائیں پڑھتے رہیں۔ ان کے علاوہ اپنی اپنی زبان میں زیادہ جوش کے ساتھ بھی دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے کہ ہمیں ایسا روحانی غلبہ عطا کرے کہ ہم لوگوں کے خیالات میں۔ افکار میں رجحانات میں۔ ان کے قلوب میں۔ زبانوں میں اعمال میں۔ تمدن میں۔ دین میں اصلاح کر سکیں اور دعا کی جائے کہ خدا کی خدائی عالم میں قائم ہو اور اس کے جلال کا دنیا میں ظہور ہو۔ تا جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو۔"

(الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۴۶ء)

چونکہ آجکل چالیس روزہ خاص دعاؤں کا دور ہے۔ اس لئے احباب کرام تحریک جدید

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور

ساری دنیا کی ہدایت کے لئے اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں

مرسلہ محمد ابراہیم خلیل از ربوہ

حقیقتِ دُعاء

از مکرم حکیم عبد العزیز صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال

دعا ایک عبادت ہے بلکہ عبادت کا مغز ہے اور ہر ایک مشکل کے حل کے لئے دعا سے بہتر کوئی طریق اور ذریعہ نہیں خواہ وہ مشکل اجتماعی ہو یا انفرادی گو دعا ہر وقت انسان کرسکتا ہے مگر زیادہ تر مقبول وہ دعا ہوتی ہے جو نماز میں کی جائے اور شرائط کے ساتھ ادا کی جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنی صبر اور نماز کے ساتھ اللہ تعالے سے مدد طلب کیا کرو۔ صبر کے معنے گناہوں سے بچنے کے بھی ہیں اور صلوٰۃ کے معنے نماز اور دعا کے بھی۔ اور قبولیت دعا کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اور شرائط بیان فرمائی ہیں۔ صائم ہونا۔ اور امام عادل ہونا اور مظلوم ہونا۔

ور موجودہ مشکلات کے حل کے لئے جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے نے چالیس روز دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس میں ہر پیر کو روزہ رکھنے کا بھی ارشاد فرمایا ہے۔

چونکہ ہم صحیح معنوں میں مظلوم بھی ہیں۔ اور امام وقت بھی ہمارے ساتھ ہے اور ہم روزے بھی رکھ کر اور نمازوں میں بھی دعائیں کر رہے ہیں۔ اگر شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم دعا کریں۔ تو ضروری ہے کہ وہ ہمیں منزل مقصود پر پہنچا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شخص کے سوال پر فرمایا۔ نماز کا ایک لفظ جو انسان بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو یہ خطرناک امر ہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں مشکل زادوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بیکسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گذرتا ہے اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالے کا ہے کہ وہ ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کیلئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے۔ اور دعا بڑے زور سے کرے۔ کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

دنیا میں دعا جیسی کوئی چیز نہیں اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یہ عاجز (مسیح موعودؑ) اپنی زندگی کا اعلےٰ مقصد یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنیکا وقت پاتا رہے جو رب العرش تک پہنچ جائیں۔ کہ مصلّی اپنی صلوٰۃ کی حالت میں ایک سچا عذر کنندہ ہو۔ سو نماز میں بالخصوص دعائے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں دلی آہوں سے دلی تضرعات سے دلی خشوع سے دلی جوش سے حضرت احدیت کا فیض طلب کرنا چاہیئے اور اپنے تئیں مصیبت زدہ عاجز اور لاچار سمجھ کر اور حضرت احدیت کو قادر مطلق اور رحیم و کریم یقین کر کے رابطہ محبت اور قرب کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

اس کی جناب میں خشک ہونٹوں کی دعا قابل پذیرائی نہیں۔ فیضان سماوی کے لئے سخت بیقراری اور جوش اور گریہ و زاری شرط ہے۔ نیز اس استعداد قریبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے دل کو ماسوائے اللہ کے شغل اور فکر سے بکلی خالی اور پاک کر لینا چاہیئے۔ (فتاوی احمدیہ)

قبولیتِ دعا کیلئے سات اصول

حضرت امام مصلح موعود ایدہ اللہ تعالے التحریر فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الحمد کے ذریعے میرے بندے جو دعا مجھ سے کریں گے وہ ضرور قبول کی جائے گی۔ یہ فضیلت نہایت اہم ہے۔ کیونکہ اس میں ایک عملی گر بتایا گیا ہے جو انسان کے لئے دین و دنیا میں مفید ہے۔ یعنی جو دعا اس کے ذریعہ سے کی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو ذریعہ دعا کا اس میں بتایا گیا ہے اس کا اختیار کرنا ضرور دعا قبول کروا دیتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ ذریعہ کیا ہے؟ جیسا کہ اس سورت کی عبارت سے ظاہر ہے۔ وہ ذریعہ اوّل بسم اللہ۔ دوم الحمد للہ۔ سوم الرحمٰن چہارم الرحیم اور پنجم مٰلک یوم الدین اور ششم ایاک نعبد اور ہفتم ایاک نستعین ہے۔ جس طرح سات آیتوں کی یہ سورت ہے اسی طرح سات اصول دعا کی قبولیت کے اس میں بیان کئے گئے ہیں۔ بسم اللہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس مقصد کے لئے اللہ تعالے سے دعا کی جائے وہ نیک ہو یہ نہیں کہ چوری کے لئے دعا کرے تو وہ قبول کرلی جائے۔ خدا کا نام لے کر اور اس کی استعانت طلب کر کے جو دعا کی جائے گی لازماً ایسے ہی کام کے متعلق ہوگی جس میں اللہ تعالے کی ذات بندہ کے ساتھ شریک ہوسکتی ہو۔ دیکھو ان مختصر الفاظ میں دعا کے حلقہ کو کس طرح واضح کر دیا گیا ہے۔

میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ ناجائز مطالب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور پھر شکایت کرتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں نے جھوٹا جامہ زہد و اتقا کا پہن رکھا ہے اور ناجائز امور کے لئے تعویذ دیتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب دعائیں اور تعویذ عاملوں کے منہ پر مارے جاتے ہیں۔

دوسرا اصل الحمد للہ رب العلمین میں بتایا ہے۔ یعنے دعا ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالے کے دوسرے بندوں کا بلکہ سب دنیا کا فائدہ ہو اور اس پر کسی قسم کا الزام نہ آتا ہو۔

تیسرے یہ کہ اس میں اللہ تعالے کی وسیع رحمت کو جنبش دی گئی ہو اور اس دعا کے قبول کرنے سے اللہ تعالے کی صفت رحمانیت ظاہر ہوتی ہو۔

چوتھے یہ کہ اس دعا کا تعلق اللہ تعالے کی صفت رحیمیت سے بھی ہو۔ یعنی وہ نیکی کی ایک ایسی بنیاد ڈالتی ہو جس کا اثر دنیا پر لمبے عرصہ تک رہے اور جس کی وجہ سے نیک اور شریف لوگ متواتر فوائد حاصل کریں یا کم از کم ان کے راستہ میں کوئی روک نہ پیدا ہوتی ہو۔

پانچویں یہ کہ دعا میں اللہ تعالے کی صفت مالک یوم الدین کا بھی خیال رکھا گیا ہو۔ یعنی دعا کرتے وقت ان ظاہر ذرائع کو نظر انداز نہ کر دیا گیا ہو جو صحیح نتائج پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالے نے تجویز کئے ہیں۔ کیونکہ وہ سامان بھی اللہ تعالے نے ہی بنائے ہیں اور اس کے بتائے ہوئے طریق کو چھوڑ کر اس سے مدد مانگنا ایک غیر معقول بات ہے۔ گویا جہاں تک اسباب ظاہری کا تعلق ہے بشرطیکہ وہ موجود ہوں یا ان کا مہیا کرنا دعا کرنے والے کیلئے ممکن ہو۔ اس کا استعمال بھی دعا کے وقت ضروری ہے ہاں اگر وہ موجود نہ ہوں تو پھر مٰلک یوم الدین کی صفت اسباب سے بالا ہو کر ظاہر ہوتی ہے۔ ایک اشارہ اس آیت میں یہ بھی ہے کہ دعا کرنیوالا دوسروں سے بخشش کا معاملہ کرتا ہو اور اپنے حقوق کے طلب کرنے میں سختی سے کام نہ لیتا ہو۔

چھٹا اصل یہ بتایا گیا ہے کہ ایسے شخص کو اللہ تعالے سے کامل تعلق ہو اور کامل اخلاص حاصل ہو۔ اور شرک اور شرک کے خیالات سے کلی طور پر پاک ہو۔

ساتویں بات یہ بتائی ہے کہ وہ خدا کا ہی ہو چکا ہو۔ اور اس کا کامل توکل اس کو حاصل ہو۔ اور غیر اللہ اس کی نظر سے بالکل ہٹ جائے اور وہ اس مقام پر پہنچ جائے کہ خواہ کچھ ہو جائے۔ اور کوئی بھی تکلیف ہو۔ مانگوں گا تو خدا تعالے سے ہی مانگوں گا۔

یہ سات امور وہ ہیں کہ جب انسان ان پر قائم ہو جائے تو وہ لِعَبْسِیْ مَاسَاَلَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اور حق بات یہ ہے کہ اس قسم کی دعا کا کامل نمونہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے کامل اتباع نے ہی دکھایا ہے۔ اور انہیں کے ذریعہ سے دعاؤں کی قبولیت کے ایسے نشان دنیا نے دیکھے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۵)

پس احباب کو چاہیئے کہ ان شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعائیں کریں۔ اور غفلت سے کام نہ لیں اور قبولیت کے مقام کو حاصل کریں۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛

درخواستہائے دعاء

عزیزی مولوی نذیر احمد علی صاحب مع اہل و عیال لورپول سے ۱۰/۳ بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو کر ۲۸/۳/۵۱ کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ ان کی صحت گو پہلے سے بہتر ہے مگر تسلی بخش ہے بلکہ صحت کے متعلق فکرمندی ہے انکی صحت کاملہ و عاجلہ اور بخیریت اختتام سفر کے واسطے دعا فرمائی جائے

(۲) میں عرصہ زائد از دو سال سے ایک کاروباری مقدمہ میں مبتلا ہوں کافی زیر باری ہوگئی ہے۔ مگر تاہنوز روز اول والا ہی معاملہ ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے جلد تر میری مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے

محمد بشیر احمد ایجنٹ اسٹینڈرڈ ویکیوم آئل کمپنی جھنگ

۳۔ خاکسار کے بڑے بھائی فلائٹ لفٹیننٹ ملک بشیر احمد صاحب لاہور کے بچے اور اہلیہ صاحبہ چند یوم سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

ملک نذیر احمد درویش قادیان

(۴) میرے والد صاحب کے گھٹنے میں دیر سے درد ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں

مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ٭ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد دکن)

(مندرجہ ذیل مضمون جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ حیدرآباد دکن نے بطور ٹریکٹ شائع کیا۔)

اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور قرآن مجید ایک عالمگیر اور غیر متبدل شریعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی لفظی اور معنوی حفاظت کا وعدہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" کے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ ہم نے ہی اس کلام پاک کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی ہر رنگ میں حفاظت فرمائیں گے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آہستہ آہستہ بُعد کی وجہ سے مسلمانوں میں خرابی پیدا ہو سکتی تھی۔ اور یہ بھی ممکن تھا۔ کہ قرآن مجید کے معانی اور اُس کی تعلیم کے سمجھنے میں کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی معنوی حفاظت کے لئے مجددین مبعوث فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ "ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا" (ابوداؤد)

کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرماتا رہے گا۔ جو دین اسلام کو از سر نو زندہ کرے اور علوم قرآنیہ کی اشاعت کرکے اسلام کے روشن چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اسلام کو ترقی دی۔ اور قرآن مجید کی لفظی حفاظت بھی فرمائی۔ کہ آج تک اس کا ایک شعشہ بھی تبدیل کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ اور اس کی معنوی حفاظت کے لئے تیرھویں صدی تک ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرماتا رہا۔ اور یہ امر اسلام کی سچائی اور اُس کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بڑا ثبوت ہے،

احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی ترقی و شوکت کے بعد اس پر ایک تنزل اور ادبار کا زمانہ بھی آئے گا۔ اور مسلمانوں کی عملی حالت نہایت خراب و خستہ ہو جائے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"یاتی علی الناس زمان لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شر من تحت ادیم السماء ستفترق امتی علیٰ ثلث وسبعون ملۃ (مشکوٰۃ)

کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ کہ اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن مجید کے حرف نقوش ہوں گے۔ مساجد بظاہر آباد ہوں گی۔ مگر حقیقت میں ویران اور ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اور اُس زمانہ کے علماء تمام مخلوق سے برے ہوں گے۔ اور میری اُمت ۷۳ فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ اور مسلمانوں کی موجودہ خستہ حالی اس پر شاہد ناطق ہے۔ وہ فقط نام کے مسلمان ہیں۔ اور اسلامی شریعت سے بیگانہ محض۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال فرماتے ہیں۔

"اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن بالکل ویران علماء اس امت کے بدتر اُن کے ہیں" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری فرماتے ہیں:۔

"نیز سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے" (اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۱۲ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمان ۷۳ فرقوں میں منقسم ہو چکے ہیں۔ اور باہمی اختلاف انتہاء کو پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ مولانا حالی مسلمانوں کی حالت زار پر مرثیہ کہتے ہیں ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی!

(مسدس حالی)

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اُمت مسلمہ میں اس عظیم الشان خرابی کے ظہور کی خبر دی ہے۔ وہاں ان خرابیوں اور مفاسد کی اصلاح اور اسلام کے دوبارہ احیاء و ترقی کی بھی بشارت دی ہے۔ اور ایک مہدی و مسیح کے ظاہر ہونے کی ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی ہے،

یوشک من عاش منکم ان یلقیٰ عیسیٰ ابن مریم اماماً مھدیاً حکماً عدلاً

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

قریب ہے۔ کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ عیسیٰ ابن مریم کو ملے جو امام ہوں گے مہدی ہوں گے اور حکم و عدل ہوں گے۔ اور ایک دوسری حدیث لا المھدی الا عیسیٰ" (ابن ماجہ) میں فرمایا۔ کہ وہ آنے والا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہی مہدی ہوگا۔ اور وہی مسیح۔ چونکہ قرآن مجید اور احادیث سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ بن مریم تو باقی انبیاء کرام کی طرح سنت الٰہی کے مطابق وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے اُن کے دوبارہ دنیا میں آنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ اس اُمت میں سے ہی ایک مہدی کو مبعوث فرمائیگا جو عیسوی صفات بھی اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کا غلبہ دیگر ادیان پر ثابت کرے گا۔

احادیث سے یہ امر بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مہدی و مسیح کے ظہور کا زمانہ تیرھویں صدی ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"الآیات بعد المائتین"

(مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ)

یعنی نشانات دو سو سال بعد ظاہر ہوں گے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

ویحتمل ان یکون اللام فی المائتین للعھد ای بعد المائتین بعد الالف وھو وقت ظھور المھدی"

(مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۷۱)

کہ "المائتین" کے لفظ پر جو الف لام ہے اُسے مدنظر رکھتے ہوئے اُس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ ایک ہزار برس کے بعد دو سو سال گزرنے پر نشانات ظاہر ہوں گے اور یہی مہدی کے ظاہر ہونے کا وقت ہے۔ یعنی تیرھویں صدی میں ظہور ہوگا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے امام مہدی کے ظہور کا زمانہ ۱۲۶۸ ہجری قرار دیا ہے۔

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی ایک روایت النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ پر یوں درج ہے۔

"قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا مضت الف ومائتان واربعون سنۃ یبعث اللّٰہ المھدی"

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ۱۲۴۰ برس بعد از ہجرت گذر جائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی کو بھیجے گا۔

نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال نے بھی اپنی کتاب حجج الکرامہ میں بہت سی روایات نقل کرکے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ مہدی کا ظہور تیرھویں صدی میں ہونا چاہیئے اور پھر وہ اپنی ایک دوسری کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اس حساب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا تیرھویں صدی میں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گذر گئی تو مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آتی ہے۔ اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گذر چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے چار چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جائیں گے" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۱)

پس ان حالات میں مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس امر پر سنجیدگی سے غور کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر مسلمانوں کے تنزل و ادبار کی خبر دی تھی۔ اور پھر مہدی و مسیح کے ظہور کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ احادیث و اقوال بزرگان سے اس مہدی کے ظہور کا زمانہ تیرھویں صدی معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی خستہ حالی کی پیشگوئی صاف طور پر پوری ہو چکی ہے کہ دوست و دشمن کو بھی اس کا اقرار ہے۔ اور اب تیرھویں صدی کو گذرے بھی ستر سال ہو چکے ہیں۔ مگر کیا وجہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق اس چودھویں صدی کا مجدد اور مہدی و مسیح ظاہر نہیں ہوا۔ کیا خدا تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں نعوذ باللہ من ذلک غلط ہیں؟ نہیں! اور ہرگز نہیں!! تو پھر کہاں ہے۔ اس صدی کا مجدد اور کہاں ہے۔ وہ مہدی اور مسیح جس کی آمد کی احادیث میں خبر موجود ہے؟ سو میں آپ حضرات کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہمیں اس سے محروم نہیں رکھا۔ اور اپنے فضل سے اس صدی کے سر پر بھی ایک عظیم الشان انسان مبعوث کیا ہے۔ جو اپنی شان میں پہلے تمام مجددین سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ اور اُن کا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کا درجہ عطا فرما کر دنیا میں بھیجا۔ آپ ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ ہجری کے مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ قادیان میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۲۹۰ھ ہجری یعنی چودھویں صدی کے سر پر عین چالیس برس کی عمر میں شرف مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہو کر دعویٰ مہدویت کے ساتھ ظاہر ہوئے اور آپ کے علاوہ کسی اور شخص نے ایسا دعویٰ نہیں فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے۔ کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں" (اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳)

پس مبارک ہے۔ وہ شخص جو اس زمانہ کے مہدی اور مسیح کو شناخت کرکے اُس پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کرکے خدا کی رضاء حاصل کرے۔ وما علینا الا البلاغ

مرتبہ:۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی (مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

المشتہر:۔ (خاکسار: معین الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ حیدرآباد۔ دکن)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تحریک جدید کے بقایا داران کیلئے

اگر انہوں نے گذشتہ سالوں کے بقائے اور اس سال کا چندہ ادا نہ کیا تو اُن کا نام مجاہدین اسلام کی فہرست سے نکال دیا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد جو تحریک جدید کے بقایا داران کے بارے میں ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سترھویں سال کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ ذیل میں اسلئے دیا ہے۔ اگر آپ کے گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ جس کی اطلاع دفتر وکیل المال تحریک جدید سے کی جارہی ہے۔ اور ہوسکتا ہے کہ کسی وجہ سے دفتر کی چٹھی نہ مل سکے اور آپ کو اپنا بقایا بھی یاد نہ ہو۔ تو دفتر وکیل المال سے دریافت فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جو لوگ پہلے سے وعدے کرتے آئے ہیں۔ ان میں سے جو لوگ ادا کر چکے ہیں۔ اُن کے وعدے قبول کئے جائینگے دوسروں کے نہیں۔ ہاں اگر کسی کے ذمہ بیس فیصدی بقایا ہے۔ تو ہم اس پر اعتبار کرینگے اور اس کا وعدہ آئندہ قبول کرلیں گے۔ لیکن باقی لوگوں کو وعدہ کرتے وقت تحریری طور پر یہ اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ وہ آئندہ اپریل ۵۱ء کے آخر تک کل سابقہ بقایا ادا کردینگے اور ۳۰ نومبر تک نئے سال کا وعدہ (یعنی نئے سال کے وعدے دفتر اول و دفتر دوم) کے بھی ادا کردینگے اگر وہ گذشتہ سالوں کے بقائے اور اس سال کے وعدے ادا نہ کریں تو بیشک انہیں اس فوج سے جو مجاہدین اسلام کی فوج ہے۔ نکال دیا جائے"

اگر آپ کے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں کا بقایا ہے تو چونکہ آخری میعاد میں وقت کم ہے۔ اسلئے آپ آج سے ہی اسکے ادا کرنیکا ماحول پیدا کریں تاکہ آپ کا نام مجاہدین اسلام کی فوج میں رہے اور آپ آئندہ اس تبلیغی جنگ میں جو بیرونی ممالک میں لڑی جا رہی ہے اس میں حصہ لیتے ہوئے تاقیامت ثواب حاصل کرتے جائیں۔ کیونکہ تحریک جدید کا یہ فنڈ ایسا ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہیگی۔ اور قیامت تک مسلمان ہونیوالوں اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل کو ملتا رہیگا۔ پس آپ اپنا بقایا جلد سے جلد ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین

وہ احباب جنکے گذشتہ سالوں کا بقایا نہیں ہے۔ انہیں دفتر اول کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے سال کا وعدہ ۳۱ مارچ تک ادا کرکے سابقون الاولون کی صف اول میں شامل ہونا چاہیئے۔ اُن کی خدمت میں ایک چٹھی دفتر وکیل المال تحریک جدید سے ارسال کی جاچکی ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ہندوستان میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے

بمبئی ۱۵ مارچ۔ سرکاری حلقوں سے قریبی تعلق رکھنے والے ذرائع اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ ہندوستان میں بے روزگاری جو رفتہ رفتہ بڑھ رہی ہے۔ اب ایک ایسا مسئلہ بن گئی ہے۔ جس پر قابو پانا حکومت کے لئے بہت دشوار ہے۔

اس کی جو وجوہ بتائی جاتی ہیں۔ ان میں خام اشیاء کی کمی۔ بڑی مشینوں کا نہ ہونا۔ ذاتی صنعتوں کی عام کساد بازاری برآمدات میں کمی۔ مزدوروں کی منجمد حالت اور اہم ترجہ ملازمت کے بعض ایسے راستوں کا بند ہو جانا ہے جس پر صنعت کا کوئی قابو نہیں ہے۔ نتیجہ کے طور پر سارے ملک کے ۱۲۵ ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں ہر روز لوگوں کو سرکاری اور غیر سرکاری اداروں اور کمپنیوں میں بھرتی کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج جولائی ۱۹۴۵ء میں قائم ہوئے تھے۔ اور اس وقت سے جنوری ۱۹۵۱ء کے آخر تک ۔ ۔ ۔ ۴۵،۱۸،۰۰۰ درخواستیں اندراج کے لئے وصول ہوئی ہیں۔ اسی عرصہ میں اس ادارہ کے ذریعہ ۔ ۔ ۱۱،۷۰،۰۰۰ آدمیوں کو ملازمت دلائی گئی۔ (اسٹار)

جرمنی میں تاریخ کا سب سے بڑا زلزلہ

برلن۔ ۱۵ مارچ۔ کل جرمنی میں اسکی تاریخ کا سب سے بڑا زلزلہ آیا۔ جس سے ہزاروں آتش دان اور چمنیاں گر پڑیں۔ اور فرینکفرٹ۔ کیپل اور بلجیم کی سرحد کے درمیان علاقہ میں ۱۰ مربع میل میں لاکھوں پاؤنڈ کا نقصان ہوا۔

زلزلہ کے آلوں کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ غالباً اس کا مرکز بون کے جنوب میں واقع کسی علاقہ میں ہو گا۔ خود بون میں جب کہ پارلیمنٹ کی عمارت کی کھڑکیوں کے شیشے چور ہو کر گرنے لگے۔ تو پارلیمنٹ کے درجنوں ارکان عمارت سے باہر نکل آئے بون اور بلجیم کی سرحد کے درمیان دیہاتوں میں جہاں زلزلہ سب سے زیادہ شدید طور پر محسوس ہوا تھا۔ چھتوں سے گرتی ہوئی اینٹوں سے ۱۲ آدمی مجروح ہو گئے۔

اوسکرچن کے ایک اسکول میں ۔ ۔ ۳ طلباء دیواروں شق ہونے۔ دروازوں کو کھلتے فرنیچر کو گرتے اور چمنیوں کو نیچے آتے ہوئے دیکھ کر بالکل سراسیمہ ہو گئے۔ (اسٹار)

لنڈن:۔ ۱۵ مارچ۔ برطانیہ کا ٹرانسپورٹ کمیشن ایک ایسا عجائب خانہ قائم کرنے والا ہے۔ جس میں ۳۰۰ سال کے عرصہ میں برطانوی رسل و رسائل اور نقل و حمل کے ذرائع کے ارتقاء کو پیش کیا جائے گا۔

جنوبی افریقہ کے دفاعی اخراجات

کیپ ٹاؤن۔ ۱۵ مارچ۔ جنوب افریقی یونین نے اپنے دفاعی اخراجات کے اندازہ کو دگنا کر دیا ہے۔ کل یونین کی اسمبلی میں جو اعداد پیش کئے گئے تھے ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ گذشتہ سال کے ۔ ۔ ۔ ۱۸،۲۵،۰۰۰ پاؤنڈ کے مقابلہ میں اس سال دفاع پر ملک ۔ ۔ ۔ ۱،۶۸،۷۰،۰۰۰ پاؤنڈ صرف کریگا یونین کا اس سال کا مجموعی بجٹ ۔ ۔ ۱۷،۳۰،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ ہے۔ جنگ کے پہلے یونین کا سالانہ بجٹ تیس چالیس لاکھ پاؤنڈ کا ہوا کرتا تھا۔ (اسٹار)

ہندوستان کو مراقش کا ساتھ دینا چاہیے

نئی دہلی۔ ۱۵ مارچ۔ سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکرٹری مسٹر اشوک مہتا نے حکومت ہند سے کہا ہے کہ وہ مراقش کے مسئلہ پر توجہ کرے اور مراکشی عوام کو آزادی اور خود مختاری دلانے کی کوشش کرے۔

مسٹر مہتا نے اسٹار کو بتایا کہ ہندوستان کو ان افریقی ممالک کو آزاد کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو غیر ملکی اقتدار کے ماتحت ہیں۔ اسے اپنے کو صرف جنوبی افریقہ میں رہنے والے ہندوستانیوں تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ بحیثیت مجموعی سارے افریقی عوام کو آزادی دلانے کی کوشش شروع کرنی چاہیئے۔

مسٹر اشوک مہتا نے کہا کہ مراقش کے حالیہ واقعات پر سوشلسٹ پارٹی بہت تشویش محسوس کرتی ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق فرانسیسیوں نے ۔ ۔ ۔ ۳۰۰۰ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ اگرچہ اسکی قطعی طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔

انتخابات میں مسلم لیگ کی فتح یقینی ہے

لاہور ۱۴ مارچ۔ پنجاب کے انتخابات عمومی کا پانچواں دن ہے۔ اگرچہ ۷ دن اور رہ گئے ہیں بایں ہمہ غیر سرکاری طور پر جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کے پیش نظر پورے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ انتخابات میں مسلم لیگ کو یقینی طور پر کامیابی حاصل ہو گی۔ اکثر حلقوں میں مسلم لیگی امیدوار اپنے حریفوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ووٹ حاصل کر رہے ہیں۔ صوبائی انتخابات کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ سارے صوبہ میں کامل سکون اور خاموشی سے انتخابات ہو رہے ہیں۔ ووٹروں کو پریشان کرنے یا گڑبڑ اور فساد کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

جاپان کو دوبارہ مسلح کرنے کی مخالفت

کینبرا۔ ۱۵ مارچ۔ آسٹریلوی پارلیمنٹ کی اپوزیشن پارٹی (لیبر پارٹی) کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کے ساتھ جو معاہدہ صلح طے کیا جا رہا ہے۔ اس میں جاپان کو دوبارہ مسلح کرنے کی کوئی دفعہ شامل نہ کی جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو لیبر پارٹی معاہدے کی شدید مخالفت کرے گی۔ کیونکہ جاپان کے دوبارہ مسلح ہو جانے سے بحرالکاہل کا دفاع و استحکام خطرے میں پڑ جائے گا۔

گوجرانوالہ میں پولنگ کی رفتار

گوجرانوالہ ۱۴ مارچ۔ آج مسلم لیگ کے امیدوار میاں منظور حسن صاحب ایڈووکیٹ کو "متحدہ محاذ" کے امیدوار مولوی محمد چراغ صاحب سے ۲۷۲ ووٹ زیادہ ملے۔ اب میاں صاحب کو ۲۵۰۹ ووٹوں کی اکثریت حاصل ہے۔ دیہاتی حلقوں میں مسلم لیگی امیدوار۔ چوہدری ظفر اللہ خاں۔ نواب سجاد علی خان۔ چوہدری نبی احمد۔ اور راجہ محمد عبد اللہ خان کو ان کے حلیفوں سے مقابلہ پر بہت زیادہ ووٹ حاصل ہو رہے ہیں۔ وزیر آباد میں لفٹنٹ کرنل راجہ عبد اللہ خاں کو سو فی صدی ووٹ حاصل ہو رہے ہیں۔

سلامتی کونسل کے اجلاس کا التوا

لیک سکس۔ ۱۴ مارچ۔ مسئلہ کشمیر پر بحث جاری رکھنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس جو کل منعقد ہو رہا تھا۔ ۲۱ مارچ پر ملتوی کر دیا گیا ہے یہ التواء اس بناء پر عمل میں لایا گیا ہے کہ اینگلو امریکی قرارداد کے محرکین قرارداد سے متعلق بھارت اور پاکستان کے رد عمل کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ وہ اس سلسلے میں آپس میں اور سلامتی کونسل کے دیگر ارکان کے ساتھ مشورہ بھی کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے آئندہ عام انتخابات

دہلی ۱۵۔ مارچ وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لال نہرو نے کل ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے انکشاف کیا۔ کہ بھارت کے آئندہ عام انتخابات نومبر یا دسمبر ۱۹۵۱ء میں منعقد ہونگے

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

سے عدم تعاون کا راستہ اختیار کیا۔ اور سخت ناکامی اٹھائی۔ اب انہوں نے انتخابات میں حصہ لے کر نہ صرف متضاد عمل کیا۔ بلکہ پھر وہی ٹھوکر کھائی ہے۔ ان کا فکر ہمیشہ ایسے کاموں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ جن پر یہ ضرب المثل صادق آتی ہے کہ "نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی" عملی زندگی میں ایسا انداز فکر اکثر سخت تباہی کا باعث ہوتا ہے

مودودی صاحب کی بنیادی غلطی یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں کہ الٰہی حکومت بھی لادینی تحریکوں کی طرح زور بازو سے قائم ہوتی ہے اور صرف تکوینی ذرائع ہی کافی ہیں۔ حالانکہ اسلامی تحریک کا مزاج لادینی تحریکوں کی ضد ہے۔ اسلئے اس کی حکومت پہلے دلوں پر قائم ہوتی ہے اوپر سے نہیں ٹھونسی جا سکتی۔ جس طرح اشتراکیت یا فاشزم عارضی طور پر اوپر سے ٹھونسے جا سکتے ہیں۔ اسلام کے اصول جاودانی ہیں۔ اس لئے وہ اپنے نفاذ کے لئے جاودانی طریق کار استعمال کرتا ہے۔ اس کے نزدیک عارضی تفوق کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کیونکہ جب تک اسلامی اصولوں کی جڑ دلوں میں قائم نہ ہو۔ کوئی تفوق دیرپا نہیں ہو سکتا۔ ایسی جد و جہد میں وقت اور روپیہ ضائع کرنا مودودی صاحب کی ذہنی اپچ ہے اور کچھ بھی نہیں۔

مسلم لیگ کے امیدواروں کی حمایت کا اعلان

جماعت احمدیہ جہلم نے ذیل کے مسلم لیگی امیدواران کے حق میں ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

(۱) حلقہ ۲ جہلم — راجہ خداداد خان سکنہ لہڑی تحصیل و ضلع جہلم

(۲) حلقہ ۱ پنڈ دادنخان تھل — راجہ حیدر مہدی خاں سکنہ داراپور تحصیل جہلم

(۳) حلقہ ۱ جہلم شہر و مضافات — چوہدری محمد ادریس ساکن لاہڑ تحصیل جہلم

(امیر جماعت احمدیہ جہلم)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴